رسول اللہؐ کی قبولیت دعا

آداب دعا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو قبولیت دعا کے راز اپنے تجربے سے مشاہدہ کرنے والے تھے۔آپؐ نے ہمیں دعا کے آداب بھی سکھائے اور بعض حالات، مقامات، اوقات، مواقع اور کیفیات بھی ایسی بتائی ہیں جن میں دعائیں بطور خاص قبول ہوتی ہیں۔ان تمام کیفیات پر غور کرنے سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ دراصل یہ حالتیں انسان میں جوش اضطراب اور دعا کی تحریک میں ممد و معاون ہوتی ہیں۔اس لئے ان حالات و اوقات کی دعائیں خاص قبولیت کا اثر رکھتی ہیں۔ان بابرکت اوقات کا تذکرہ یہاں مناسب ہوگا۔

☆ نماز تہجد کی دعائیں (بالخصوص رات کے آخری حصہ میں)

☆ اذان کے وقت نیز اذان واقامت کے درمیان کی دعا

☆ آمین کی کیفیت میں ملائکہ سے موافقت نیز نماز میں توجہ سے دعا

☆ حالتِ سجدہ کی دعائیں

☆ نماز جمعہ میں قبولیت دعا کی گھڑی

☆ مسلمانوں کے اجتماع اور پاکیزہ مجالس ذکر کی دعائیں

☆ روزہ دار کی افطاری کے وقت کی دعا

☆ رمضان المبارک بالخصوص آخری عشرہ اور لیلۃ القدر کی دعائیں

☆ ختم قرآن کے وقت کی دعا

☆ بارش کے وقت کی دعا

☆ حالتِ مظلومیت کی دعائیں

☆ غائب کی غائب کے حق میں دعائیں

☆ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا۔

بعض تعلقات کی وجہ سے بھی دعا میں اضطراب اور جوش پیدا ہوتا ہے۔

☆ والدین کی اولاد کے بارے میں اور نیک اولاد کی والدین کے حق میں دعا

☆ امام عادل کی دعا نیز صالح اور نیک لوگوں کی دعائیں

بعض مقامات بھی قبولیت دعا کے لئے خاص تاثیر رکھتے ہیں۔

☆ مکّہ مکرمہ میں بیت اللہ کو دیکھ کر دعا

☆ مقام ابراہیم پر نیز حجر اسود کے پاس دعا

☆ صفا مروہ پر دعا

☆ مشعر الحرام اور میدان عرفات میں دعا

☆ مسجد نبوی اور بیت المقدس میں دعا

اس جگہ قبولیت دعا کے ان جملہ مواقع اوقات وحالات اور تعلقات کے بارہ میں رسول کریم ﷺ کے ارشادات بیان کرنے مناسب ہوں گے۔

ا۔ نماز تہجد کا وقت خاص قبولیت دعا کا وقت ہوتا ہے۔ رسول کریمؐ فرماتے ہیں کہ ہمارا رب ہر رات کو جب آخری تہائی شب باقی رہ جائے، نچلے آسمان پر اتر آتا ہے اور کہتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا کو قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے اور مَیں اس کو عطا کروں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے اور مَیں اسے بخش دوں۔ (بخاری)[1]

بعض روایات میں آدھی رات گزر جانے کے بعد اور بعض میں ایک تہائی رات گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نچلے آسمان پر اُتر آنے کا ذکر ہے۔

حضرت ابوامامہ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ رات کے درمیانی حصہ میں سب سے زیادہ قبولیت دعا کا وقت ہوتا ہے۔ اس کے بعد فرض نمازوں

کے معاً بعد کے اوقات بھی خاص قبولیت کے ہیں۔ (ترمذی) [2]

۲۔ اذان کے وقت کی دعا کے بارے میں حضرت سہلؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''دو ایسے اوقات ہیں جن میں دعا ردّ نہیں کی جاتی ایک اذان کے وقت، دوسرے جنگ میں جب دشمن سے سخت مقابلہ جاری ہو۔'' (ابوداؤ) [3]

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا کبھی ردّ نہیں کی جاتی۔ کسی نے پوچھا اس وقت کون سی دعا کرنی چاہیے۔ فرمایا ''دنیا و آخرت کی بھلائی مانگو''۔ (ترمذی) [4]

۳۔ ختم قرآن کا وقت بھی خاص قبولیت کے اوقات میں سے ہے۔ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ جب بندہ قرآن کریم ختم کرتا ہے تو اس وقت ساٹھ ہزار فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ نیز اس موقع پر قبر کی وحشت سے مانوسیت کی دعا رسول اللہؐ نے سکھلائی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ختم قرآن کا وقت نزول رحمت کا وقت ہوتا ہے۔ (شوکانی) [5]

۴۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو جمعہ کی ایک خاص گھڑی کا بتایا جس میں دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں۔ اس گھڑی کا وقت خطبہ جمعہ سے لے کر

جمعہ کے دن کے ختم ہونے تک بیان کیا گیا ہے۔ خاص طور پر خطبہ جمعہ اور نماز کے دوران اس گھڑی کی توقع کی جاسکتی ہے۔ (ابوداؤد) [6]

۵۔ رمضان المبارک دعاؤں کا مہینہ ہے۔ بالخصوص اس کے آخری عشرہ میں آنحضرت ﷺ کی سنت سے خاص مجاہدے کے ساتھ دعائیں کرنا ثابت ہے۔ (بخاری) [7]

رسول اللہؐ نے فرمایا روزہ دار کے لئے افطاری کا وقت قبولیت دعا کا ایک خاص موقع ہوتا ہے۔ جس وقت اس کی دعا ردّ نہیں کی جاتی۔ (ترمذی) [8]

۶۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کی رات خاص طور پر قبولیت دعا کے اوقات میں سے ہے۔ (ترمذی) [9]

۷۔ حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب بھی نیک لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھتے ہیں تو فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور ان پر رحمت وسکینت کا نزول ہوتا ہے اور ان کو مغفرت عطا ہوتی ہے۔ (بخاری) [10]

۸۔ بعض احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ بارانِ رحمت کے نزول کا وقت بھی قبولیت دعا کا خاص وقت ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ) [11]

۹۔ جن کیفیات میں دعا بطور خاص قبول ہوتی ہے۔ ان میں ایک وہ حالت ہے جب نماز میں توجہ اور خشوع حاصل ہو۔ حدیث میں آتا ہے جب سورۃ فاتحہ

کی دعا کے بعد ملائکہ کی آمین سے کسی کی آمین کی موافقت ہو جائے تو اس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔(بخاری)[12]

۱۰۔ سجدے میں دعاؤں کا خاص موقع ہوتا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ انسان حالت سجدہ میں اپنے رب سے بہت قریب ہوتا ہے۔ پس تم اس وقت کثرت سے دعائیں کیا کرو۔(مسلم)[13]

۱۱۔ مظلوم کی دعا بھی خاص قبولیت کے لائق ہے۔آنحضرت ﷺ نے جن تین دعاؤں کی خاص قبولیت کا ذکر فرمایا ان میں ایک مظلوم کی دعا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مظلوم کی دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان قبولیت میں کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا۔(بخاری)[14]

۱۲۔ ایسے شخص کے لئے خاص توجہ اور جوش سے دعا کرنا جو پاس موجود نہ ہو خاص قبولیت کا موقع ہوتا ہے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ سرعت کے ساتھ قبول ہونے والی دعا اس شخص کی دعا ہے جو اپنے کسی غائب یا غیر موجود بھائی کے لئے دعا کرتا ہے۔(مسلم)[15]

۱۳۔ دعا کرنے والے کی حالت بھی قبولیت دعا میں ممد و معاون ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنے اللہ سے اس کے حضور، ہتھیلیاں پھیلا کر سوالی بن کر دعا مانگا کرو اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھ منہ پر پھیر لو۔اسی طرح فرمایا کہ تمہارا رب بہت ہی کریم اور حیادار ہے۔ جب بندہ اس کے سامنے ہاتھ

پھیلا کر دعا کرتا ہے تو اس کو اس بات سے شرم آتی ہے کہ وہ ان ہاتھوں کو خالی واپس لوٹا دے۔(ترمذی) 16

بعض رشتے اور تعلقات بھی قبولیت دعا کے لئے محرّک ہوتے ہیں۔ چنانچہ والد کی دعا کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر والد اولاد کے خلاف دعا کرے تو اس کی قبولیت میں شک نہیں ہوتا۔(ترمذی) 17

اسی طرح والدین کی اولاد کے حق میں اور نیک اولاد کی اپنے والدین کے لئے دعا بھی خاص طور پر قبولیت کا رنگ رکھتی ہے۔

۱۵۔ آنحضرت ﷺ نے امام عادل یعنی مسلمانوں کے نیک اور بزرگ ائمہ کی دعا کے متعلق فرمایا کہ وہ ردّ نہیں کی جاتی اسی طرح نیک اور صالح لوگوں کی دعائیں بھی قبولیت کا خاص مرتبہ رکھتی ہیں۔(ترمذی) 18

۱۶۔ بعض مقامات ایسے ہیں جہاں دعائیں خاص قبول ہوتی ہیں۔قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زکریاؑ کو حصول اولاد کے لئے جب جوش دعا پیدا ہوا تو وہ اپنے محراب (عبادت کی خاص جگہ) میں دعا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور ٹلے نہیں جب تک دُعا قبول نہیں ہوئی۔اسی جگہ ان کو دعا قبول ہو جانے کی خوشخبری بھی عطا کی گئی۔ (سورۃ آل عمران:39,40)

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بیت اللہ کے ماحول میں مقام ابراہیم پر خاص طور سے عبادات اور دعائیں کرنے کی ہدایت فرمائی۔ پس اس جگہ کی دعائیں

یقیناً خاص قبولیت کا اثر رکھتی ہیں۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے تو جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

۱۷۔ بیت اللہ میں حجر اسود کے پاس رسول کریم ﷺ نے بہت رو رو کر دعائیں کیں۔(شوکانی)19

۱۸۔ صفا مروہ اور مشعر الحرام کے پاس بھی رسول اللہؐ نے دعائیں کیں۔اس جگہ دعا کی قبولیت کا ذکر ملتا ہے۔(نسائی)20

۱۹۔ میدان عرفہ کی دعا کو رسول اللہؐ نے بہترین دعا قرار دیا۔(ترمذی)21

۲۰۔ رسول اللہؐ نے بیت اللہ کے علاوہ دیگر مقامات مقدسہ میں سے بطور خاص مدینہ کی مسجد نبوی اور بیت المقدس کی طرف خاص اہتمام سے سفر کرنے کی اجازت فرمائی۔ان مقامات میں بھی انسان قبولیت دعا کے خاص مواقع حاصل کر سکتا ہے۔(بخاری)22

دعا سے قبل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنی چاہئے۔سورۃ فاتحہ کے بعد درود شریف پڑھ کر دعا کرنی زیادہ مناسب اور مقبول ہے۔

خدا کرے کہ اسوۂ رسول کی روشنی میں دعاؤں کا شوق و ذوق، توجہ و حضور اور خشوع و خضوع ہمیں عطا ہو اور مقبول دعاؤں کی سعادت نصیب

ہو جائے۔آمین۔

سیرت النبیؐ...... قبولیت دعا کے واقعات

خدا ایک مخفی خزانہ تھا اس نے چاہا کہ وہ پہچانا جائے سو اس نے انسان کو پیدا کیا اور اپنی ذات وصفات کا عرفان اسے بخشا۔ان صفات میں سے ایک نہایت اہم صفت جو ہستی باری تعالیٰ پر زبردست گواہ ہے خدا تعالیٰ کا مجیب الدعوات ہونا ہے۔وہ خود اپنی ہستی کا ثبوت دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ وہ کون ہے جو لاچار کی دعائیں سنتا اور اس کی مصیبت دور کرتا ہے کیا خدا کے سوا کوئی اور معبود ہے؟(سورۃ النمل:63)

اسی طرح فرماتا ہے کہ میں ہوں جو ہر پکارنے والے کی پکار سنتا اور اس کا جواب دیتا ہوں،شرط یہ ہے کہ یہ دعائیں کرنے والے کامل ایمان کے ساتھ میرے حکم قبول کریں۔(سورۃ البقرہ:187)

دراصل قبولیت دعا کا یہی فلسفہ ہے کہ جتنا کوئی خدا کی باتیں مانتا ہے اسی قدر اس کی سنی اور مانی جاتی ہے۔ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کی زندگی گواہ ہے کہ ان کا ایک ایک لمحہ دعا کے سہارے گزرا اور تبھی وہ کامیاب وکامران ہوئے۔

انبیاء کرام کے اس عظیم گروہ میں ایک وہ مرد میدان بھی ہے جس نے اپنے رب کریم کی اطاعت میں اپنا وجود ایسا مٹایا کہ خدا کی رضا اس کی رضا بن

گئی۔ وہی جس نے یہ نعرہ بلند کیا کہ میری نمازیں اور قربانیاں اور میرا مرنا اور جینا سب اس اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے تب خدا بھی اس پر خوب مہربان ہوا اور اس دنیا میں اس کی سب مرادیں پوری کیں۔ اگلے جہاں میں بھی جب تمام انبیاء کی خدمت میں خدا کے دربار میں شفاعت کرنے کی التماس ہوگی تو سب انبیاء کے عذر کے بعد آپؐ ہی وہ جری اللہ ہیں جو آگے بڑھیں گے اور اپنے مولیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر اور گڑگڑا کر اپنے امتیوں کے لئے شفاعت کی اجازت چاہیں گے تب آپ کو یہ مژدہ سنایا جائے گا کہ ’’سَلْ تُعْطَہٗ‘‘ آج آپ جو مانگیں گے عطا کیا جائے گا۔ اور پھر کتنے ہی ایسے امتیوں کے حق میں آپ کی شفاعت قبول ہوگی جن کے اعمال صالحہ میں کچھ کمزوریاں بھی رہ گئی تھیں اور وہ سب بخشے جائیں گے۔ یقیناً یہی وہ عظیم الشان مقبول دعا ہوگی جس کے بارے میں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ہر نبی کو ایک خاص دعا کی قبولیت کا وعدہ ہوتا ہے اور میں نے وہ دعا اپنی امت کے لئے محفوظ کر رکھی ہے جو روز قیامت اپنے رب سے مانگوں گا۔ ہزاروں ہزار درود ہوں اس محسن اعظمؐ پر جنہیں اپنی امت کا اس قدر درد تھا۔ (بخاری) [23]

حقیقت یہ ہے کہ دعا کا عرفان اور اس پر سچا ایمان ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے پیدا کیا، آپ نے ہمیں سکھایا کہ جوتی کا تسمہ بھی مانگنا ہو تو اپنے رب سے مانگو۔ آپ کا تو لمحہ لمحہ دعا تھا اور آپؐ کی پاکیزہ سیرت قبولیت دعا کے سینکڑوں خوبصورت نمونوں سے بھری پڑی ہے۔ جن میں سے چند مستند واقعات کا

تذکرہ اس جگہ کیا جا رہا ہے تا کہ قبولیت دعا پر ایمان اور یقین بڑھے اور دعا کے لئے جوش اور جذبے اس طرح پروان چڑھیں جیسے حضرت مریمؑ کے ہاں بے موسے پھل دیکھ کر حضرت زکریاؑ میں دعا کا جوش پیدا ہوا تھا جو بالآخر اُن کی قبولیت کا باعث ٹھہرا۔ہم بھر پور یقین اور عزم کے ساتھ اپنے اس مولیٰ سے مانگیں جو اپنے بندوں کے ساتھ گمان کے مطابق ہی سلوک کرتا ہے۔

سیرت رسولؐ سے انہیں دعاؤں کے چند نمونے یہاں پیش ہیں۔

ہدایت کیلئے دعائیں

(1) ہمارے آقا و مولیٰ کا اٹھنا بیٹھنا اور اوڑھنا بچھونا تو دعا ہی تھا، آپ کے ہر کام کا آغاز بھی دعا سے ہی ہوتا تھا اور دعاؤں سے ہی آپؐ کے کام انجام کو پہنچتے تھے۔مکہ میں جب آپؐ نے دعوت اسلام کا آغاز فرمایا اور مخالفت شروع ہوئی تو سرداران قریش میں عمرو بن ہشام (ابوجہل) اور عمر بن خطاب جیسے شدید معاندین پیش پیش تھے۔رسول کریمؐ کے دل میں ان شدید دشمنان اسلام کے حق میں محبت اور رحم کے جذبات ہی پیدا ہوئے اور آپ نے خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی۔

''اے اللہ! ان دو اشخاص عمرو بن ہشام اور عمر بن الخطاب میں سے کسی ایک کے ساتھ (جو تجھے پسند ہو) اسلام کو عزت اور قوت نصیب

فرما۔''(ترمذی)24

پھر دنیا نے دیکھا کہ ہادیٔ برحق کی دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی یہ دعا ایسے حیرت انگیز معجزانہ رنگ میں قبول ہوئی کہ وہی عمر جو گھر سے تلوار لے کر رسولؐ خدا کو قتل کرنے نکلے تھے اسلام کی محبت اور دعا کی تلوار سے گھائل ہو گئے۔

(2) جب قریش نافرمانیوں میں حد سے بڑھ گئے اوران کے ایمان لانے کی صورت نظر نہ آئی۔تب بھی اس رحمت للعالمینؐ نے ان کی ہلاکت نہیں مانگی بلکہ بارگاہ الٰہی میں ایک التجا کی (جو شاید بظاہر تو بد دعا معلوم ہو لیکن فی الواقع وہ ان کو کسی بڑی سزا اور تباہی سے بچانے کے لئے ایک نہایت حکیمانہ دعا تھی) آپؐ نے عرض کیا!

''اے میرے مولیٰ! ان مشرکین مکہ کے مقابلہ پر میری مدد کسی ایسے قحط سے فرما جس طرح حضرت یوسفؑ کی مدد تو نے قحط سالی کے ذریعہ فرمائی تھی۔''

اس دعا میں رحمت وشفقت کا یہ عجیب رنگ غالب تھا کہ ان کو قحط سے ہلاک نہ کرنا بلکہ جس طرح یوسف کے بھائی قحط سالی سے مجبور ہو کر اس نشان کے بعد بالآخر اُن پر ایمان لے آئے تھے اس طرح میری قوم کو بھی میرے پاس لے آ۔ چنانچہ یہ دعا مقبول ہوئی اور مشرکین مکہ کو ایک شدید قحط نے آ گھیرا۔ یہاں تک کہ ان کو ہڈیاں اور مردار کھانے کی نوبت آئی۔تب مجبور ہو کر ابوسفیان آپؐ

کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ''اے محمدؐ! آپؐ تو صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ آپؐ کی قوم اب ہلاک ہو رہی ہے آپؐ اللہ سے ہمارے حق میں دعا کریں (کہ قحط سالی دور فرمائے) اور بارشیں نازل ہوں ورنہ آپؐ کی قوم تباہ ہو جائے گی''۔

آپؐ نے ابوسفیان کو احساس دلانے کے لئے صرف اتنا کہا کہ تم بڑے دلیر اور حوصلہ والے ہو جو قریش کی نافرمانی کے باوجود ان کے حق میں دعا چاہتے ہو۔ مگر دعا کرنے سے انکار نہیں کیا کیونکہ اس رحمت مجسم کو اپنی قوم کی ہلاکت ہرگز منظور نہ تھی۔ پھر لوگوں نے دیکھا کہ اسی وقت آپؐ کے ہاتھ دعا کے لئے اٹھ گئے اور اپنے مولیٰ سے قحط سالی دور ہونے اور باران رحمت کے نزول کی یہ دعا بھی خوب مقبول ہوئی۔ اس قدر بارش ہوئی کہ قریش کی فراخی اور آرام کے دن لوٹ آئے۔ مگر ساتھ ہی وہ انکار و مخالفت میں بھی تیز ہو گئے۔ (بخاری) 25

حضورؐ کی دعا سے جب بارشوں کا کثرت سے نزول شروع ہوا تو مسلسل کئی روز تک بارش ہوتی چلی گئی۔ مشرکین نے پھر آ کر بارش تھم جانے کے لئے درخواست دعا کی اور رسولؐ اللہ کی دعاؤں کے نتیجہ میں بارش تھم گئی۔ (خصائص) 26 مگر حیف صد حیف کہ اس نشان کے باوجود قریش انکار و مخالفت سے باز نہ آئے۔

(3) مکی دور میں مشرکین مکہ کی مخالفت اور انکار بالاصرار سے تنگ آ کر جب

ہمارے آقا ومولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے الٰہی ارشاد کے مطابق طائف کا قصد فرمایا تو آپؐ کو زندگی کی سب سے بڑی تکلیف وہاں اٹھانی پڑی۔حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے ایک دفعہ پوچھا کہ یا رسول اللہؐ! اُحد (جس میں آپؐ شدید زخمی ہوئے اور تکلیف اٹھائی) سے زیادہ بھی کبھی آپ کو تکلیف برداشت کرنی پڑی ہے ۔تو رسولؐ اللہ نے فرمایا اے عائشہؓ میں نے تیری قوم سے بہت تکلیفیں برداشت کیں ۔مگر میری تکلیفوں کا سخت ترین دن وہ تھا جب میں طائف کے سردارعبد یالیل کے پاس گیا اور (پیغام حق پہنچانے کے لئے) اس سے اعانت اور امان چاہی مگر اس نے انکار کر دیا (بلکہ شہر کے اوباش آپؐ کے پیچھے لگا دئے جو آپؐ کو پتھر مارنے لگے یہاں تک کہ آپؐ کے پاؤں سے خون بہنے لگا)۔تب میں افسردہ ہوکر وہاں سے لوٹا۔

اس موقع پر ہمارے آقا ومولیٰ نے دردوکرب میں ڈوبی ہوئی دعا کی اس سے آپؐ کی اس جسمانی تکلیف اوراذیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے جواس موقع پرآپؐ نے برداشت کی۔دعا سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ مکہ اور طائف والوں کے انکاراورظلم کے مقابل پر اپنی بے بسی اور بے کسی کا عالم دیکھ کر اس اولوالعزم رسولؐ سید المعصومین کے صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہو گیا۔آپؐ نے اپنے مولیٰ کی غیرت کو یوں جوش دلایا کہ:۔

’’اے خداوند! میں اپنے ضعف وناتوانی،مصیبت اور پریشانی کا حال

تیرے سوا کس سے کہوں؟ مجھ میں صبر کی طاقت اب تھوڑی رہ گئی ہے۔ مجھے اپنی مشکل حل کرنے کی کوئی تدبیر نظر نہیں آتی۔ میں سب لوگوں میں ذلیل ورسوا ہو گیا ہوں۔ تیرا نام ارحم الراحمین ہے تو رحم فرما! کیا تو مجھے دشمن کے حوالے کر دے گا جو مجھے تباہ و برباد کر دے۔ خیر! جو چاہے کر پر ایک تُو مجھ سے ناراض نہ ہونا۔ بس پھر مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے۔'' (طبرانی) [27]

پھر جب آپؐ قرن الثعالب مقام پر پہنچے تو کچھ اوسان بحال ہوئے۔ آسمان کی طرف نگاہ کی تو جبریلؑ کی آواز آئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی دعا کا جواب بھیجا ہے۔ تب ملک الجبال نے آپؐ کو سلام کیا اور کہا کہ اے محمدؐ! آپؐ کیا چاہتے ہیں؟ اگر آپؐ چاہیں تو ان دو پہاڑوں کو اس وادی پر گرا کر تباہ کر دوں۔

اپنے جانی دشمنوں کی ہلاکت کے جملہ اسباب جمع ہو جانے پر بھی آپؐ نے ان کی تباہی نہیں چاہی۔ آپؐ نے جواب دیا کہ نہیں ایسا مت کرو۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو خدائے واحد لاشریک کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ (بخاری) [28]

صرف یہی نہیں کہ آپؐ نے اپنی قوم کی ہلاکت نہیں چاہی بلکہ نہایت درد کے ساتھ خدا تعالیٰ سے دعا کی۔ **اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔**

اے اللہ! میری قوم کو ہدایت نصیب کر یہ نہیں جانتے۔ (نور الیقین) [29]

بے کسی اور بے بسی کے زمانے کا یہ عجیب اور حیرت انگیز ماجرا ہے کہ وہ

قوم جس سے ہمارے آقا و مولیٰ کو زندگی کا سب سے بڑا دکھ پہنچتا ہے۔اُن کے لئے بھی آپؐ کے دل کی گہرائیوں سے رحمت و ہدایت کی دعا کے سوا کچھ نہیں نکلتا پھر جب مکہ فتح ہوتا ہے اور آپؐ کو اتنی طاقت حاصل ہوتی ہے کہ چاہیں تو طائف کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اس وقت بھی آپؐ اہل طائف کے لئے اپنے مولیٰ سے رحمت کی بھیک مانگتے ہی نظر آتے ہیں۔اسلامی لشکر جب طائف کا رخ کرتا ہے تو اہل طائف محصور ہو کر مقابلہ کی ٹھان لیتے ہیں اور قلعہ بند ہو کر کھلے میدان میں پڑے مسلمان محاصرین پر خوب تیر اندازی کرتے ہیں تب صحابہؓ سے رہا نہیں جاتا اور وہ رسولؐ اللہ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ ثقیف قبیلہ کے تیروں کی بارش نے ہمیں بھون کر رکھ دیا ہے آپؐ ان ظالموں کے خلاف کوئی بد دعا کریں۔ ایک ظالم قوم کا مسلسل ظلم اور انکار دیکھ کر اور طاقت پا کر بھی ہمارے آقا و مولیٰؐ کی رحمت و دعا پھر جوش میں ہے آپؐ جواباً فرماتے ہیں!

اَللّٰھُمَّ اھْدِ ثَقِیْفاً۔اے اللہ! وادی طائف کی قوم ثقیف کو ہدایت عطا فرما۔دل کی گہرائیوں سے اٹھنے والی یہ دعا بھی قبولیت کا شرف پا گئی اور 9ھ میں قوم ثقیف نے مدینہ میں آ کر اسلام قبول کر لیا۔(بخاری)30

(4) یمن کے قبیلہ دوس کے سردار طفیل بن عمرو نے قبول اسلام کے بعد نبی کریمؐ سے درخواست کی کہ میں اپنے قبیلہ کا سردار ہوں اور انہیں جا کر اسلام کی طرف بلانا چاہتا ہوں۔آپؐ خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے کوئی تائیدی نشان

عطا فرمائے۔ نبی کریمؐ نے اُسی وقت دعا کی کہ اے اللہ! طفیل بن عمرو کو کوئی نشان عطا کر۔ یہ دعا عجیب رنگ میں قبول ہوئی جس نے طفیل کو بھی مستجاب الدعوات بنا دیا۔

وہ کہتے ہیں میں اپنی قوم کی طرف لوٹا تو اپنے شہر میں داخل ہوتے وقت میری پیشانی پر روشنی کا ایک نشان ظاہر ہوا۔ میں نے دعا کی کہ اے اللہ! میری قوم یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ اپنا دین تبدیل کرنے کی وجہ میرا چہرہ مسخ ہوگیا ہے۔ اس لئے یہ نشان کہیں اور ظاہر فرما دے۔ چنانچہ میری چھڑی کے سرے پر وہ روشنی ظاہر ہوگئی اور جب میں شہر میں داخل ہوا تو لوگ میری چھڑی کے سرے پر ایک روشن چراغ کا نظارہ کرنے لگے۔ طفیل کے والد اور بیوی وغیرہ رشتہ داروں نے تو ان کی حکمت عملی سے نیز یہ نشان دیکھ کر حق قبول کرلیا مگر قوم پھر بھی نہ مانی۔

تب طفیل نے دوبارہ مکے آکر رسول اللہؐ سے اپنی قوم کے خلاف بددعا کی درخواست کی۔ نبی کریمؐ نے ہاتھ اُٹھائے اور یہ دعا کی کہ اے اللہ دوس قبیلہ کو ہدایت عطا فرما اور ان کو یہاں لیکر آ۔ اور طفیل کو یہ نصیحت فرمائی کہ آپ واپس جا کر نہایت حکمت، نرمی اور محبت سے اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلائیں۔ اس نصیحت پر عمل کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور دوس قبیلہ مسلمان ہونے لگا۔ غزوۂ خیبر کے زمانہ میں حضرت طفیل اپنی قوم میں سے مسلمان ہونے والوں کو لیکر آئے اور جلد ہی مدینہ میں دوس کے سترّ اسّی گھرانے آباد ہوگئے۔ یہ بلاشبہ

رسول اللہؐ کی دعا کا معجز نما نشان تھا۔(بیہقی)31

(5) دوس قبیلہ کے ابوھریرہؓ اور ان کی مشرک والدہ بھی اسی دعا کا پھل تھے۔ایک روز حضرت ابوھریرہؓ نے مشرک والدہ کو اسلام قبول کرنے کو کہا تو انہوں نے رسولؐ اللہ کی شان میں گستاخی کی۔ابوھریرہؓ بڑے کرب کے ساتھ دربارنبوی میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ عرض کیا۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل سے یہ دعا نکلی۔''اَللّٰھُمَّ اھْدِ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ''

اے اللہ! ابوھریرہؓ کی ماں کو ہدایت دے۔یہ دعا عجیب معجزانہ طور پر قبول ہوئی۔ابوھریرہؓ گھر واپس آئے تو ان کی والدہ میں ایک عجیب تغیّر اور انقلاب پیدا ہو چکا تھا۔وہ بآواز بلند''اَشْھَدُاَنْ لَّآاِلٰـہَ اِلَّااللّٰـہُ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًارَسُوْلُ اللّٰہِ''پڑھ کر اپنے قبول اسلام کا اعلان کر رہی تھیں۔

ابوھریرہؓ پھولے نہ سمائے اور خوشی کے آنسو لئے پھر اسی وقت رسولؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔سارا واقعہ آپؐ سے عرض کیا۔دعا پر ان کا ایمان اتنا پختہ ہو چکا تھا کہ عرض کیا اے خدا کے رسولؐ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ میری اور میری والدہ کی محبت مومنوں کے دلوں میں پیدا کر دے اور رسول اللہؐ نے ان کے حق میں یہ دعا بھی کر دی۔(اصابہ)32

(6) ایک دفعہ ایک یہودی نبی کریمؐ کے پاس بیٹھا تھا۔حضورؐ کو چھینک آئی تو

یہودی نے یَرۡحَمُکَ اللّٰہُ کہا کہ اللہ آپ پر رحم کرے۔ نبی کریمؐ نے اسے جواباً یہ دعا دی کہ اللہ تمہیں ہدایت دے۔ چنانچہ اس یہودی کو اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ (خصائص) 33

ہمارے آقا و مولیٰ کی یہ دعائیں ہی تھیں جنہوں نے سرزمین عرب کی کایا پلٹ دی تھی۔ یہ تو ان دعاؤں کا ذکر تھا جو قوم کی ہدایت کے لئے گاہے بگاہے آپؐ نے فرمائیں مگر آپؐ کا وجود تو مجسم دعا تھا۔ چلتا پھرتا دعاؤں کا ایک پیکر۔ ایسے لگتا ہے کہ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡلَا دُعَآؤُکُمۡ (الفرقان:78) (کہ اگر تم دعا نہ کرو تو خدا کو تمہاری کیا پرواہ ہے) کا ارشاد ہر دم آپؐ کے مدنظر رہتا تھا۔

غزوات میں دعائیں

رسول اللہؐ کی زندگی کی تمام تر فتوحات بھی دراصل آپؐ کی دعاؤں کی ہی مرہون منت تھیں۔ ہر مشکل مرحلے پر آپؐ ہمیشہ خدا کو یاد کرتے اور نصرت الٰہی طلب کرتے نظر آتے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ دعا آپؐ کی زندگی اور آپؐ کی جملہ مہمات دینیہ کی ایک کلید تھی۔ جسے آپؐ ہر ضرورت کے وقت استعمال فرماتے تھے اور ہمیشہ یہ کلید آپؐ کیلئے فتوحات کے دروازے کھولتی ہوئی نظر آتی ہے۔

(7) بدر کی فتح کو اگر کوئی 313 نہتے مسلمانوں کی فتح قرار دیتا ہے تو دے، میں تو یہ جانتا ہوں کہ یہ دراصل میرے آقا و مولیٰ کی ان بے قرار دعاؤں کی فتح

تھی جو بدر کی جھونپڑی میں نہایت عاجزی اور اضطراب سے آپؐ نے مانگیں۔اس روز آپؐ نے اپنے مولیٰ کو نامعلوم کیا کیا واسطے دیئے۔ یہاں تک کہ اسے اس کی توحید کا واسطہ دے کر کہا اے مولیٰ! آج تو نے اس چھوٹی سے موحّد جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر تیری عبادت کون کریگا۔(بخاری) 34

کس قدر خدائی غیرت کو جوش دلانے والی ہے یہ دعا۔گویا باالفاظ دیگر آپؐ اپنے مولیٰ سے یوں مخاطب تھے کہ ان مٹھی بھر جانوں کی تو پرواہ نہیں، مجھے تو تجھ سے اور تیری توحید سے غرض ہے اور سالہا سال کی محنت کے بعد چند موحّد عبادت گزاروں کی یہ مٹھی بھر جماعت میں نے اکٹھی کی ہے۔اگر اس جماعت کو بھی تو نے ہلاک کر دیا تو مجھے یہ فکر ہے کہ تیرے نام لیوا کہاں سے آئیں گے؟ بدر کے جھونپڑے میں کی جانے والی یہ دعا ہی تھی کہ بارگاہ الوھیت میں جب مقبول ہوئی تو اس نے کنکروں کی ایک مٹھی کو طوفان بادوباراں میں بدل کے رکھ دیا اور تین سو تیرہ نہتے مسلمانوں کو مشرکین کے ایک ہزار مسلح لشکر جرار پر فتح عطا فرمائی۔(بخاری) 35

حضرت علیؓ کہتے ہیں بدر کے موقع پر رسول اللہؐ ساری رات دعا کرتے رہے۔عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم نے خدا کے سچے واسطے دے کر محمدؐ سے بڑھ کر دعا کرنے والا کوئی نہیں سنا۔آپؐ نے بدر میں بڑے الحاح کے ساتھ یہ دعا کر کے جب سر اُٹھایا تو آپ کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا تھا۔آپ نے فرمایا آج شام دشمن قوم کے لوگ جس جگہ ہلاک ہو کر گریں گے ان کی جگہ میں دیکھ رہا

ہوں۔(ھیثمی)36

(8) غزوۂ احزاب کی فتح بھی دراصل دعاؤں کی فتح تھی۔جب مدینہ کی چھوٹی سے بستی پر چاروں طرف ہزاروں کی تعداد میں مسلح لشکر چڑھ آئے اور محصور مسلمان سخت سردی کے ایام میں، ناکافی غذائی ضروریات کے باعث سخت پریشان تھے۔صحابہؓ رسول نے بھوک کا مقابلہ کرنے کیلئے پیٹوں پر پتھر باندھ لئے اورخودرسول خداؐ کے پیٹ پر دو پتھر تھے۔وہ جنگ صرف ایک اعصاب شکن جنگ ہی نہ تھی بلکہ مسلمانوں کی زندگی پر ہولناک ابتلا تھا جس کا سچا نقشہ اور صاف تصویر قرآن شریف نے یوں کھینچی ہے۔

''جب دشمن اوپر سے بھی چڑھ آئے تھے اور نیچے سے بھی اور آنکھیں پتھرا گئیں اور دل مارے خوف کے اچھل کر گلوں تک آرہے تھے اور مومنوں کو خدا کے وعدوں پر طرح طرح کے گمان آنے لگے۔جہاں مومن خوب آزمائے گئے اتنے کہ ان کی زندگیوں پر ایک شدید اور خوفناک زلزلہ کی کیفیت طاری ہوگئی اور وہ ہلائے گئے بلکہ جھنجھوڑ کر رکھ دئے گئے۔''(سورۃ الاحزاب11,12)

ان نازک حالات میں جب شہر مدینہ زندگی اور موت کی کش مکش میں تھا۔مدینہ میں ایک وجود ایسا بھی تھا جو اپنے مولیٰ پر کمال یقین اور توکل کے ساتھ ان دعاؤں میں مصروف تھا۔

اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اِھْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ۔ اے میرے مولیٰ! اپنی پاک کتاب کو نازل کرنے والے اور جلد حساب لینے والے! عرب کے ان تمام لشکروں کو پسپا کردے ان کو شکست فاش دے اور ہلا کر رکھ دے۔

اس دعا کے نتیجہ میں اچانک ایک خوفناک آندھی نمودار ہوئی جس نے عربوں کی آگیں بجھا دیں۔ وہ محاصرہ چھوڑ کر سخت افراتفری کے عالم میں بھاگے اور ایسے بھاگے کہ سر پیر کا ہوش نہ رہا۔ لشکر کفار کا سردار ابوسفیان اپنے اونٹ کا گھٹنا تک کھولنا بھول گیا اور بندھے ہوئے اونٹ پر سوار ہوکر اسے بھگانا چاہا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس موقع پر دعاؤں کی قبولیت کے معجزہ کا ذکر کرتے ہوئے بے اختیار یہ کہہ اٹھے۔

لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ اَعَزَّ جُنْدَہٗ وَ نَصَرَ عَبْدَہٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ فَلَا شَیْءَ بَعْدَہٗ (بخاری) 37

کہ اس خدا کے سوا کوئی معبود نہیں جس نے اپنے گروہ کو عزت دی۔ اپنے بندے کی نصرت فرمائی اور خود ہی تمام لشکروں پہ غالب آیا۔ سب کچھ وہی ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔

(9) غزوہ خیبر کا عظیم معرکہ بھی ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کی دعاؤں کا ثمرہ تھا۔ جب مسلسل کئی روز مختلف جرنیلوں کی سرکردگی میں ترتیب دیئے

گئے لشکر خیبر کے قلعوں کو فتح نہ کر سکے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعاؤں میں لگ گئے، تب واقعہ یہ ہوا کہ خیبر کے محاصرہ کی ساتویں رات حضرت عمرؓ کے حفاظتی دستے نے ایک یہودی جاسوس کو اسلامی لشکر کے قریب گھومتے ہوئے گرفتار کرلیا۔ اسے رسول کریمؐ کی خدمت میں لے آئے۔ اس وقت بھی حضورؐ خدا کے حضور سر بسجود دعاؤں میں مصروف تھے۔ مگر آپؐ کی دعائیں رنگ لا چکی تھیں، یہودی جاسوس نے جان کی امان طلب کرتے ہوئے مسلمانوں کو خیبر کے قلعوں کے اہم جنگی راز بتا دیئے۔ اس نے اہل خیبر کے خوف و ہراس اور مایوسی کے نتیجہ میں ایک قلعہ خالی کر دینے کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ فتح ہونے پر وہ راشن اور اسلحہ کے ذخیرے بھی بتائے گا۔ (الحلبیہ) 38

دعاؤں کے نتیجہ میں خیبر کی فتح کی کلید حاصل ہو چکی تھی رسول کریمؐ نے اس وقت اعلان فرمایا کہ صبح آپ اُس شخص کو لشکر اسلامی کا علم عطا کریں گے جس کے ہاتھ پر خدا مسلمانوں کو فتح دینے والا ہے، اور پھر آپؐ نے حضرت علیؓ کو بلا کر علم اسلام عطا کیا۔ ان کی دکھتی آنکھیں آپ کی دعا کے فوری اثر سے شفا یاب ہوئیں اور دعاؤں کے ساتھ آپ نے حضرت علیؓ کو رخصت کیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؓ کے ہاتھ پر خیبر فتح فرمایا۔ (بخاری) 39

(10) مکہ کی عظیم الشان فتح بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں کا تابندہ نشان تھا، وہ رحمت دو عالم صدق دل سے چاہتے تھے کہ معاہدہ شکن دشمن پر

اس طرح اچانک چڑھائی کریں کہ اسے کانوں کان خبر نہ ہو اور اس کے نتیجہ میں دشمن جانی نقصان سے بھی بچ جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے دیگر تدابیر کے علاوہ آپؐ اپنے مولیٰ کے حضور دعاؤں میں لگ گئے کہ اے اللہ! قریش کے جاسوس ہم سے روک رکھنا اور ہماری خبریں ان تک نہ پہنچنے پائیں۔ (حلبیہ) 40

یہ دعائیں ایسی مقبول ہوئیں کہ جب رسولؐ خدا نہایت رازداری کے ساتھ دس ہزار قدوسیوں کے جلو میں اہل مکہ کے سر پر آن پہنچے تو بھی ابوسفیان کو یقین نہ آتا تھا کہ مسلمان اتنے بڑے لشکر کے ساتھ اتنی تیزی سے مکہ پر چڑھ آئے ہیں۔ اسے ایسی سرپرائز ملی کہ جس کے نتیجہ میں وہ رسول اللہؐ کے مقابلہ کا موقع نہ پا سکا اور مکہ بغیر کسی کشت وخون کے فتح ہو گیا۔

(11) غزوات میں قدم قدم پر جو مشکلات آپؐ یا آپؐ کے صحابہؓ کو پیش آتیں، آپؐ اسی وقت خدا تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہو کر ان کا ازالہ کرتے۔ ایک جنگ میں زادراہ اور راشن کی بہت قلت ہو گئی، صحابہؓ کرام پریشان ہو کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کھانے کیلئے اپنے سواری کے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت چاہی۔ پہلے تو آپؐ نے ان پر رحم کھاتے ہوئے اجازت دے دی، مگر بعد میں حضرت عمرؓ کے اس سوال پر کہ سواری کے اونٹ بھی نہ رہے تو سفر کیسے طے ہو گا؟ آپؐ کے دل میں دعا کا جوش پیدا ہوا۔ اسی وقت آپؐ نے اعلان کروایا کہ جو بچی کھچی زادراہ قافلہ کے پاس ہے وہ اکٹھی کی جائے۔ پھر آپؐ نے اس

معمولی سے جمع شدہ راشن پر برکت کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور یہی راشن اتنا بڑھ گیا کہ قافلہ کے سب لوگ اپنے اپنے برتن بھر کر لے گئے۔ قبولیت دعا کا یہ عظیم الشان معجزہ دیکھ کر رسول خدا ﷺ بے اختیار کہہ اٹھے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ (بخاری) 41

(12) ایک سفر میں حضور ﷺ کی اونٹنی بدک کر بھاگ نکلی۔ آپؐ نے دعا کی تو اچانک آندھی کا ایک بگولا نمودار ہوا جو اس اونٹنی کو دھکیل کر آپؐ کے پاس واپس لے آیا۔ (الشفاء) 42

اہل مدینہ کیلئے دعائیں

(13) جب آپؐ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو یہ ایک وبائی علاقہ تھا جس کی وجہ سے کئی صحابہؓ حضرت ابوبکرؓ، حضرت بلالؓ، اور حضرت عائشہؓ وغیرہ بیمار پڑ گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت خدا کے حضور دعا کی کہ اے مولیٰ! اس وبائی علاقہ کی وباء دور کر دے اور اس شہر کے رزق میں برکت عطا فرما۔ (بخاری) 43 یہ دعا جس طرح قبول ہوئی خود شہر مدینہ کی آبادی و شادابی اس پر شاہد ناطق ہے۔

(14) ایک دفعہ مدینہ میں سخت قحط پڑ گیا، ایک شخص نے خطبہ جمعہ میں کھڑے

ہو کر نہایت لجاجت سے باران رحمت کے نزول کی دعا کیلئے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! مال مویشی خشک سالی سے ہلاک ہو گئے اور راستے ٹوٹ گئے۔آپؐ دعا کریں کہ خدا بارش دے۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی وقت ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی کہ اے اللہ! ہماری خشک سالی دور کر اور ہم پہ بارش برسا۔حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اس وقت ہمیں آسمان پر کوئی بادل نظر نہیں آتا تھا اور مطلع بالکل صاف تھا اچانک سلع کی پہاڑیوں کے پیچھے سے چھوٹی سی ایک بدلی اٹھی جو وسط آسمان میں آ کر پھیلی، پھر برسی اور خوب برسی یہاں تک کہ ایک ہفتہ تک ہم نے سورج کی شکل نہ دیکھی۔اگلے خطبہ جمعہ کے دوران پھر ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ! اب تو بارش کی کثرت سے مال مویشی مرنے لگے ہیں اور رستے ٹوٹ رہے ہیں۔دعا کریں کہ اب بارش تھم جائے۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ اے اللہ! ان بادلوں کو ہمارے اردگرد لے جا۔ان کو ہم پہ نہ برسا۔پہاڑوں، ٹیلوں، وادیوں اور درختوں پر لے جا۔تب اسی وقت بارش تھم گئی اور ہم جمعہ کے بعد باہر نکلے تو دھوپ نکل چکی تھی۔(بخاری) 44

رزق اور مال میں برکت کی دعائیں

رسول کریمؐ کی معجزانہ دعاؤں کے اثرات اور برکات مال اور رزق میں خارق عادت برکت کے رنگ میں بھی ظاہر ہوئے۔

(15) حضرت انسؓ بن مالک انصاری دس برس کے تھے کہ والدین نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ذاتی خادم کے طور پر پیش کر دیا۔ایک دفعہ حضرت انسؓ کی والدہ حضرت ام سُلیمؓ نے آ کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ ! یہ انسؓ آپ کا خادم ہے،اس کے لئے اللہ سے دعا کریں۔آپ نے اسی وقت انسؓ کو دعا دی کہ اے اللہ! انس کے مال واولاد میں برکت دینا اور جو کچھ تو اسے عطا کرے اس میں برکت ڈالنا۔(بخاری) [45]

حضرت انسؓ خود بیان کرتے تھے کہ خدا نے یہ دعا میرے حق میں خوب قبول فرمائی ۔میرا باغ سال میں دومرتبہ پھل دیتا ہے اور میری زندگی میں میری اولاد بیٹے ، بیٹیاں ، پوتے نواسے ،نواسیاں سب ملا کر اسّی سے بھی زائد ہیں۔ حضرت انسؓ نے 103 سے 110 سال عمر پائی۔(اسدالغابہ) [46]

(16) حضرت جابرؓ کے والد حضرت عبداللہؓ اُحد میں شہید ہو گئے تھے اور ان کے ذمہ یہودی ساہوکاروں کا کچھ قرض تھا جسکا وہ حضرت جابرؓ سے سختی سے مطالبہ کررہے تھے۔یہاں تک کہ حضرت جابرؓ نے ان کو قرض کے عوض یہ پیشکش کردی کہ اس سال ان کے کھجوروں کے باغ کا سارا پھل قرض خواہ لیکر قرض سے بری الذمہ قرار دیدیں۔مگر یہودی بنئے نے رسول اللہؐ کی سفارش کے باوجود بھی ایسا کرنے سے انکار کیا تو رسول کریمؐ نے باغ میں تشریف لا کر دعا کی۔اس دعا کی برکت سے کھجور کا اتنا پھل ہوا کہ قرض ادا کر کے بھی نصف کے قریب

کھجور بچ رہی۔ جب حضرت ابوبکرؓ کو اسکا پتہ چلا تو انہوں نے یہ تبصرہ کیا کہ رسول اللہؐ نے جب باغ میں جا کر دعا کی تھی اس وقت ہی ہمیں اندازہ ہو گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اسکے پھل میں خارق عادت برکت دے گا۔ (بخاری) 47

(17) حضرت مقدادؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے دو ساتھی بھوک اور فاقوں سے ایسے بدحال ہوئے کہ سماعت و بصارت بھی متاثر ہوگئی۔

مقداد اپنی اس وقت کی مالی تنگی کا حال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے پاس صرف ایک اوڑھنے کی چادر تھی وہ بھی اتنی مختصر کہ سر ڈھانپتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں ڈھانکتا تو سر ننگا رہتا تھا۔ ہم نے محتاجی کے اس عالم میں صحابہؓ رسولؐ سے مدد چاہی مگر کوئی بھی ہمیں مہمان بنا کر پاس نہ رکھ سکا۔ بالآخر ہم رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ حضورؐ ہمیں اپنے گھر لے گئے۔ آپؐ کے گھر میں تین بکریاں تھیں۔ آپؐ نے فرمایا ان بکریوں کا دودھ دوہ لیا کرو۔ ہم چاروں پی لیا کریں گے چنانچہ یوں گزارہ ہونے لگا۔ ہم تینوں دودھ کا اپنا حصہ پی کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حصہ بچا کر رکھ لیتے تھے۔ آپؐ رات کو تشریف لاتے۔ پہلے ہلکی آواز میں سلام کرتے کہ سونے والے جاگ نہ جائیں اور جاگنے والا سن لے۔ پھر اپنی جائے نماز پر نماز پڑھ کر اس جگہ آتے جہاں آپؐ کے حصہ کا دودھ رکھا ہوتا تھا اور دودھ پی لیتے تھے ایک رات شیطان نے میرے

دل میں کیا خیال ڈالا کہ دودھ کا اپنا حصہ پی کر میں سوچنے لگا کہ یہ جو حضورؐ کیلئے تھوڑا سا دودھ بچا کر رکھا ہے اس کی آپؐ کو ضرورت ہی کیا ہے ۔آپؐ کی خدمت میں تو انصار تحفے پیش کرتے رہتے ہیں اور آپؐ اس سے کھا پی لیتے ہوں گے۔ یہ سوچ کر میں نے حضورؐ کے حصہ کا دودھ بھی پی لیا۔ جب اس سے خوب پیٹ بھر چکا اور یقین ہو گیا کہ اب رسول کریمؐ کیلئے کوئی دودھ باقی نہیں رہا تو اپنے کئے پر سخت ندامت سے اپنے آپ کو کوسنے لگا کہ تیرا برا ہو تو نے کیا کیا کہ رسول کریم ﷺ کا حصہ بھی ہڑپ کر گیا۔اب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئیں گے اور حسب معمول جب دودھ اس جگہ نہیں ملے گا تو ضرور تمہارے خلاف کوئی بد دعا کریں گے اور تو ایسا ہلاک ہو گا کہ دنیا وآخرت تباہ ہو جائیگی۔

اسی مخمصے اور بے چینی میں میری نیند اڑ گئی تھی ،جبکہ میرے دونوں ساتھی میٹھی نیند سو رہے تھے کیونکہ وہ میری حرکت میں شامل نہیں تھے۔

اسی اثناء میں رسول اللہؐ تشریف لے لائے۔آپؐ نے حسب عادت پہلے سلام کیا۔ پہلے اپنی جائے نماز پر جا کر نماز پڑھتے رہے۔ پھر اپنے دودھ والے برتن کے پاس ڈھکنا اٹھایا تو اس میں کچھ نہ پایا۔ادھر آپؐ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور ادھر مجھے یہ خوف کہ لو اب میرے خلاف بد دعا ہوئی اور میں مارا گیا۔مگر آپؐ نے جو دعا کی وہ یہ تھی اے اللہ! جو مجھے کھلائے تو اس کو کھلا جو مجھے پلائے تو خود اس کو پلا۔۔۔اس دعا کا سننا تھا کہ میں فوراً اٹھا چادر اوپر اوڑھی

اور چھری لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ذبح کر کے حضورؐ کو کھلا کر آپؐ کی دعا کا وارث بنوں جب میں سب سے موٹی بکری کو ذبح کرنے لگا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے تھنوں میں دودھ اترا ہوا ہے، حالانکہ شام کو دودھ نکالا تھا پھر جب باقی بکریوں پر نظر کی تو سب کا یہی حال دیکھا۔ چنانچہ میں نے ذبح کرنے کا ارادہ ترک کر کے حضورؐ کے گھر سے دودھ کا برتن لیا اور بکریاں دوبارہ دوہ کر اسے بھر لیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپؐ نے جب تازہ دوہا ہوا دودھ دیکھا تو خیال ہوا کہ ان بیچاروں نے بھی ابھی تک دودھ نہیں پیا ہو گا۔ آپ پوچھنے لگے کیا تم لوگوں نے آج رات دودھ نہیں پیا۔ میں نے بات ٹالتے ہوئے کہا کہ حضورؐ! بس آپ پئیں۔ حضورؐ نے کچھ دودھ پی کر باقی مجھے دیتے ہوئے فرمایا کہ اب تم پی لو۔ میں نے کہا کہ آپ اور پئیں۔ حضور نے اور پیا اور پھر مجھے دے دیا۔ اب دل کو تسلی ہوئی کہ رسول اللہؐ بھوکے نہیں رہے خوب سیر ہو چکے ہیں اور یہ خوشی بھی کہ آپؐ کی یہ دعا کہ اے اللہ! جو مجھے پلائے تو اسے بھی پلا میرے حق میں قبول ہو چکی ہے۔ تب حضورؐ کے دودھ کا حصہ پینے کی اپنی حرکت یاد کر کے مجھے بے اختیار ہنسی چھوٹ گئی اتنی ہنسی کہ میں لوٹ پوٹ ہو کر زمین پر گر پڑا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے مقداد! تجھے اپنی کونسی عجیب حرکت یاد آئی ہے جس پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہو۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارا قصہ کہہ سنایا کہ اس طرح آپؐ کے حصہ کا دودھ بھی پی لیا اور دعا کا حصہ دار بھی بنا اور دوبارہ دودھ بھی

پی لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے (قبولیت دعا کے نتیجہ میں) خاص رحمت کا نزول تھا۔ تم نے اپنے ساتھی کو جگا کر اور اُس دودھ میں سے پلا کر کیوں نہ ان کے حق میں یہ دعا پوری کروائی میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب مجھے جب اس برکت سے حصہ مل گیا میں اس بات سے بے پرواہ ہو گیا کہ کوئی اور اس میں حصہ دار بنتا ہے کہ نہیں۔ (مسلم) 48

(18) حضرت فاطمہؓ کے لئے آپؐ نے دعا کی کہ کبھی ان کو بھوک کی تکلیف نہ آئے۔ فاطمہؓ فرماتی ہیں اس کے بعد کبھی مجھے بھوک نہیں پہنچی۔ (خصائص) 49

(19) حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کی تجارت میں برکت کے لئے حضورؐ نے دعا کی۔ جس کا نتیجہ یہ تھا کہ وہ کوئی چیز خریدتے تو اس میں نفع پاتے۔ (خصائص) 50

(20) حضرت عروہؓ کے لئے آپؐ نے برکت کی دعا کی۔ وہ خود کہا کرتے تھے کہ میں نے بازار جا کر سودا لگایا اور بسا اوقات چالیس ہزار تک منافع لے کر واپس لوٹا۔ امام بخاری نے لکھا ہے کہ عروہؓ مٹی بھی خریدتے تھے تو اس میں منافع پاتے تھے۔ (خصائص) 51

شفاء کی دعائیں

(21) رسول کریمؐ نے مختلف مواقع پر بعض بیماروں کیلئے معجزانہ شفا کی دعا

مانگی۔خدا تعالیٰ نے اس دعا کی قبولیت کے فوری اثرات ظاہر فرمائے،غزوہ خیبر میں رسول اکرمؐ نے اعلان فرمایا کہ کل میں جس شخص کو جھنڈا دوں گا اس کے ہاتھ پر خدا تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا۔

کئی صحابہ نے اس امید میں رات بسر کی کہ شاید یہ قرعۂ فال ان کے نام پڑے۔حضرت علیؓ کو آشوب چشم کی تکلیف تھی،آنکھیں اتنی شدید دکھتی تھیں کہ صحابہؓ کا اس طرف خیال ہی نہیں گیا کہ یہ عظیم فاتح حضرت علیؓ بھی ہو سکتے ہیں۔اگلی صبح جب حضورؐ نے حضرت علیؓ کو یاد فرمایا تو صحابہؓ نے ان کی بیماری کی وجہ سے معذرت پیش کرنا چاہی،مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کو بلا کر آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور دعا کی۔خدا نے حضرت علیؓ کو معجزانہ طور پر اسی وقت شفا عطا فرمائی اور شفا بھی ایسی کہ یوں لگتا تھا جیسے پہلے کبھی آپؓ کی آنکھیں خراب ہی نہ ہوئی تھیں۔(بخاری)52

(22) ایک اور موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کے حق میں گرمی وسردی کے اثر سے محفوظ رہنے کی دعا کی اور وہ گرمی وسردی کے اثر سے محفوظ رہتے تھے۔(ابن ماجہ)53

(23) حضرت یعلی بن مرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول کریمؐ کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔راستہ میں ایک عورت ملی جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا۔اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اس بچے کو نیند کی حالت میں نامعلوم کتنی مرتبہ

دورہ پڑتا ہے۔آپؐ نے فرمایا کہ بچہ مجھے پکڑاؤ۔میں نے بچہ حضور کو دیا۔آپؐ نے اسے اپنے پالان پر بٹھایا اوراس کا منہ کھول کراس میں تین پھونکیں ماریں اور اسے اپنا لعاب دھن دیا اور فرمایا ''اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ کے بندے۔ اے اللہ کے دشمن دور ہوجا'' پھرحضور نے وہ بچہ واپس پکڑا دیا اوراس عورت سے فرمایا کہ واپسی سفر میں اسی جگہ آ کر ملنا اور بچے کا حال بتانا۔

سفر سے واپسی پر وہ عورت وہاں کھڑی تھی۔اس کے ساتھ تین بکریاں بھی تھیں۔رسول کریمؐ نے پوچھا سناؤ بچے کا کیا حال ہے؟اس نے کہا خدا کی قسم اس گھڑی تک اُسے کوئی دورہ نہیں پڑا۔پھراس نے تین بکریاں بطور تحفہ پیش کیں نبی کریمؐ نے مجھے فرمایا کہ نیچے اترو اور ایک بکری لے لو باقی واپس کردو۔(احمد) 54

(24) حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بچے کو لے کر آئی اورعرض کیا کہ اسے جنون کا دورہ کھانے کے وقت ہوتا ہے۔رسول کریمؐ نے اس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی۔اچانک اسے کھل کرتے ہوئی اوراس کے پیٹ سے سیاہ رنگ کا چھوٹا سا سانپ نکلا۔جو بھاگ گیا۔(احمد) 55

(25) حضرت سائب بن یزیدؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری خالہ رسول کریمؐ کی خدمت میں لے گئیں اورعرض کیا کہ حضورؐ یہ میرا بھانجا سائب بیمار ہوگیا ہے۔آپؐ اس کیلئے دعا کریں۔حضورؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے حق میں برکت کی دعا کی۔حضورؐ نے وضو فرمایا تو میں نے آپؐ کے وضوء کا بچا ہوا پانی

بطورتبرک پی لیا۔(بخاری)56

سائبؓ سن 2ھ میں پیدا ہوئے تھے یہ واقعہ پانچ چھ برس کی عمر کا معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے سائبؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی برکت سے نہ صرف شفا دی بلکہ لمبی عمر عطا فرمائی اور سن 80ھ میں ان کا انتقال ہوا۔(خطیب)57

(26) یزید بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے سلمہؓ کی پنڈلی پر ایک زخم کا نشان دیکھا میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیسا نشان ہے؟ انہوں نے بتایا کہ خیبر کے دن مجھے یہ زخم آیا تھا۔اتنا بڑا زخم تھا کہ لوگ کہنے لگے کہ سلمہؓ زخمی ہوگیا ہے۔مجھے اٹھا کر نبی کریمؐ کی خدمت میں لایا گیا۔آپؐ (نے دعا کر کے) تین پھونکیں مجھ پہ ماریں۔تو اسی وقت وہ زخم اچھا ہوگیا۔ایسے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی زخم آیا ہی نہیں۔(صرف نشان باقی رہ گیا)۔اس کے بعد بھی کبھی اس کی تکلیف نہیں ہوئی۔(بخاری)58

(27) عمرو بن اخطبؓ بیان کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے چہرے پر پھیرا اور میرے حق میں صحت اور خوبصورتی کی دعا کی۔اللہ تعالیٰ نے یہ دعا اس طرح قبول فرمائی کہ عَمرو کو صحت والی لمبی زندگی اور اولاد عطا فرمائی۔ایک سوبیس سال کی عمر میں بھی ایسی صحت تھی کہ سر میں صرف چند سفید بال تھے۔(ترمذی)59

(28) حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے چچا ابو طالب بیمار ہوئے۔آپؐ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔انہوں نے کہا بھتیجے! اپنے اس رب سے جس نے تجھے مبعوث کیا دعا کر کہ وہ مجھے اچھا کر دے۔ نبی کریمؐ نے اسی وقت دعا کی اے اللہ میرے چچا کو شفا دے۔ یہ دعا حیرت انگیز رنگ میں فی الفور قبول ہوئی۔ابو طالب اسی وقت اس طرح کھڑے ہو گئے جیسے ان کے بندھن کھول دیئے گئے ہوں۔اور کہنے لگے اے محمدؐ! واقعی تیرے رب نے تجھے بھیجا ہے اور وہ تیری بات بھی خوب مانتا ہے۔آنحضورؐ نے فرمایا اے چچا اگر آپ بھی اللہ تعالیٰ کی باتیں مانیں تو وہ ضرور آپ کی بھی سنے گا اور مانے گا۔(حاکم) [60]

(29) حضرت ابو قتادہؓ کے لئے رسول اللہؐ نے دعا کی کہ اے اللہ ان کو کامیاب وکامران کرنا،ان کے بالوں اور چہرہ کو برکت دے، چنانچہ ابوقتادہؓ نے صحت والی لمبی عمر پائی۔روایت ہے کہ ستر برس کی عمر میں بھی آپ پندرہ سالہ صحت مند جوان نظر آتے تھے۔(الشفاء) [61]

(30) اللہ تعالیٰ کی راہ میں خدمت کرنے والے صحابہ کے لئے رسول کریمؐ بہت دعائیں کیا کرتے تھے۔مخلص خدّام کیلئے بسا اوقات آپؐ کے دل سے ایسی دعا نکلتی تھی کہ معجزانہ رنگ میں اسکی قبولیت کے اثرات ظاہر ہوتے تھے۔

عبداللہ بن عتیکؓ انصاری ایک مہم پر بھجوائے گئے۔واپسی پر ایک حادثہ

میں انکی ٹانگ کوشدید ضرب آئی اور پنڈلی ٹوٹ گئی۔وہ کہتے ہیں میں ایک ٹانگ پر کودتا ہوا پہلے اپنے ساتھیوں تک پہنچا اور پھر رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپؐ نے فرمایا اپنا پاؤں پھیلاؤ۔میں نے پاؤں حضور ﷺ کے سامنے کیا آپ نے اس پر ہاتھ پھیرا تو ایسے لگا جیسے کبھی مجھے یہ تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔(بخاری)62

قبولیت دعا کی پیشگی خبر

رسول کریمؐ کی دعاؤں کی ایک شان یہ بھی تھی کہ بعض دعاؤں کی قبولیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے علم پا کر قبل از وقت اطلاع فرما دیا کرتے تھے۔

(31) ایک مرتبہ نبی کریمؐ حضرت انسؓ بن مالک کے گھر تشریف لے گئے۔ وہاں کچھ دیر آرام فرمایا ،دریں اثناء آپؐ کی آنکھ لگ گئی۔ بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔انسؓ کی خالہ ام حرامؓ نے وجہ پوچھی۔آپؐ نے فرمایا مجھے سمندر پر سفر کرنے والے بعض اسلامی لشکروں کا نظارہ کروایا گیا ہے جو تختوں پر بیٹھے ہوئے گویا بادشاہوں کی طرح یہ سفر کر رہے ہیں۔حضرت ام حرامؓ کو کیا سوجھی عرض کیا یا رسول اللہؐ ! آپؐ دعا کریں میں بھی ان خوش نصیبوں میں شامل ہو جاؤں۔آپ نے اپنی اس مخلص اور خدمت گزار خاتون کے جذبات کا خیال کرتے ہوئے ان کے حق میں دعا کی کہ اے اللہ ! ان کو بھی اسلامی لشکر کے اس بحری سفر میں شریک کردے،دوبارہ حضورؐ پر غنودگی طاری ہوئی اور آپؐ نے

پوچھنے پر ایک دوسرے نظارے کا ذکر کیا تو ام حرامؓ نے کہا یا رسول اللہؐ! میرے لئے بھی ان لوگوں میں شامل ہونے کی دعا کریں۔رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ تم پہلے گروہ میں شامل ہو،(جس کے بارے میں چند لمحے قبل حضور نے دعا کی تھی) یہ دعا غیر معمولی اور حیرت انگیز طور پر پوری ہوئی۔ام حرامؓ کو خدا تعالیٰ نے لمبی عمر دی اور اس زمانے تک زندہ رکھا جب اسلامی لشکر حضرت معاویہؓ کے زمانے میں قبرص کے بحری سفر پر روانہ ہوا۔ام حرامؓ بھی اپنے خاوند عبادہ بن صامتؓ کے ساتھ اس مہم میں شریک ہوئیں۔سفر سے واپسی پر شام میں ساحل سمندر پر اترتے ہوئے سواری سے گر کر فوت ہوگئیں۔(بخاری)[63]

(32) خدا تعالیٰ سے علم پا کر دعا کی قبولیت کی اسی وقت اطلاع دینے کا ایک اور واقعہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے تعلق رکھتا ہے جو ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔آپؓ نے مکہ سے ہجرت کر لی تھی۔حجۃ الوداع کے موقع پر مکے میں بیمار ہوئے تو فکر لاحق ہوئی کہ اگر مکہ میں وفات ہوئی تو انجام کے لحاظ سے ہجرت کا ثواب ضائع نہ ہو جائے۔رسول کریمؐ ان کی بیمار پرسی کے لئے گئے تو انہوں نے اپنے اس خدشہ کے اظہار کے ساتھ دعا کی خصوصی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ حضورؐ! میرے لئے دعا کریں کہ اللہ مجھے اس جگہ وفات نہ دے جہاں سے میں ہجرت کر چکا ہوں۔اس وقت ان کی حالت ایسی نازک تھی کہ انہوں نے اپنے مال وغیرہ کے بارے میں آخری وصیت بھی کر دی مگر آنحضورؐ نے دعا کی کہ

''اے اللہ! میرے صحابہؓ کی ہجرت ان کے لئے جاری کر دے۔''
پھر حضرت سعدؓ کو اس دعا کی قبولیت کی بشارت بھی دے دی اور فرمایا اے سعد! اللہ تعالیٰ تمہیں لمبی عمر عطا کرے گا اور بہت سے لوگ تجھ سے فائدہ اٹھائیں گے اور کئی لوگ نقصان اٹھائیں گے۔(بخاری)64

چنانچہ حضرت سعدؓ کو اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر شفا عطا فرمائی۔آپ اس دس صحابہ میں سے تھے جن کو رسول اللہؐ نے ان کی زندگی میں جنت کی بشارت دی۔سن 55ھ میں بعمر ستّر سال آپ کا انتقال ہوا۔آپ کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے ایران جیسی عظیم الشان مملکت کی فتح کی بنیاد رکھوائی۔(الاصابہ)65

(33) ایک دفعہ نبی کریمؐ قضائے حاجت کیلئے تشریف لے گئے حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس وقت کم سن بچے تھے۔دس گیارہ برس کی عمر ہوگی۔انہوں نے حضورؐ کیلئے پانی کا لوٹا بھر کے رکھ دیا۔حضورؐ تشریف لائے تو پوچھا کہ یہ پانی کس نے رکھا ہے؟ عرض کیا گیا کہ عبداللہ بن عباسؓ نے! آپؐ کے دل میں اس بچہ کیلئے تشکّر کا ایسا جذبہ پیدا ہوا کہ آپؐ نے اسے محبت سے اپنے ساتھ چمٹا لیا اور دعا کی اے اللہ! اس بچہ کو دین کی سمجھ عطا کرنا،اے اللہ! اس بچہ کو کتاب اور حکمت کا علم عطا فرما۔(بخاری)66

یہ دعا پایۂ قبولیت کو پہنچی اور حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ امت کے عظیم الشان اور زبردست فقیہ اور عالم ٹھہرے اور ''حِبرُ الاُمَّۃ'' یعنی امت

کے متبحر عالم کے طور پر مشہور ہوئے۔

(34) رسول کریمؐ نے ایک صحابی حضرت جریرؓ بن عبداللہؓ کو ذوالخلصہ کا معبد منہدم کرنے کیلئے بھجوایا جو بیت اللہ کے مقابل پر کعبہ یمانی کے نام سے تعمیر کیا گیا تھا۔حضرت جریرؓ نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ! میں گھوڑے پر جم کر بیٹھ نہیں سکتا ۔رسولؐ اللہ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی اے اللہ! اس کو مضبوط اور ثابت کردے اور اسے ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا بنادے۔حضرت جریرؓ بیان کرتے تھے کہ اس دعا کا ایسا اثر ہوا کہ اس کے بعد میں کبھی گھوڑے سے گرا نہیں۔(بخاری) 67

(35) عبدالحمید بن سلمہؓ اپنے دادا کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ جب وہ مسلمان ہوئے تو ان کی بیوی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا اور یوں ان میں علیحدگی ہوگئی۔وہ اپنے نابالغ بچے کی حضانت کا مسئلہ حضورؐ کی خدمت میں فیصلہ کیلئے لائے۔حضورؐ نے فرمایا کہ بچے کو اختیار دے دیتے ہیں۔کم سن بچوں کا رجحان طبعاً والدہ کی طرف ہوتا ہے۔حضورؐ کی نورانی بصیرت دیکھ رہی تھی کہ بچے کی کفالت والد کے پاس بہتر طور پر ہوسکے گی۔بچے کو جب اختیار دیا گیا تو وہ والدہ کی طرف جانے لگا۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچہ کی بہبود کے طبعی جوش سے اس کے حق میں دعا کی کہ اے اللہ! اس بچے کو باپ کی طرف رہنمائی کردے۔وہی بچہ جو تھوڑی دیر پہلے ماں کی طرف دوڑا جارہا تھا لپک کر

باپ سے لپٹ گیا اور یوں حضورؐ کی دعا کی فوری قبولیت کا نظارہ بچے کے والدین نے دیکھا۔(احمد) 68

(36) حضرت ابوھریرہؓ نے یمن سے آکر 7ھ میں اسلام قبول کیا، انہوں نے ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں آپؐ سے جو باتیں سنتا ہوں بھول جاتا ہوں۔ میرے لئے دعا کریں،آپؐ نے فرمایا ابوھریرہؓ چادر پھیلاؤ۔ابوھریرہؓ نے چادر پھیلائی آپؐ نے دعا کی اور پھر وہ چادر ابوھریرہؓ کو اوڑھا دی۔ابوھریرہؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے کبھی کوئی حدیث نہیں بھولی۔یہی وجہ ہے کہ بعد میں آنے کے باوجود حضرت ابوھریرہؓ کی روایات ابتدائی دور کے صحابہ سے بھی زیادہ ہیں۔(ترمذی) 69

(37) ایک جنگ میں مسلمانوں کو سخت پیاس کا سامنا کرنا پڑا۔ پانی میسر نہ تھا۔حضرت عمرؓ نے رسول کریمؐ سے دعا کی درخواست کی۔آپؐ نے دعا کی۔ اچانک ایک بادل اٹھا اور اتنا برسا کہ مسلمانوں کی ضرورت پوری ہوگئی اور پھر وہ بادل چھٹ گیا۔(الشفاء) 70

(38) اپنے اصحاب کے لئے دلی جوش سے دعا کا ایک اور واقعہ حضرت ابو عامرؓ کے متعلق ہے جو جنگ اوطاس میں امیر مقرر کر کے بھجوائے گئے تھے۔ابو موسیٰؓ اشعری بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا! ابو عامرؓ کو جنگ کے دوران گھٹنے میں تیر لگا۔جب میں نے وہ تیر نکالا تو گھٹنے سے پانی نکلا۔زخم بہت کاری تھا جان لیوا

ثابت ہوا۔ آخری لمحات میں ابو عامرؓ نے ابو موسیٰؓ سے کہا اے بھتیجے! نبی کریمؐ کو میرا اسلام کہنا اور میری طرف سے دعائے مغفرت کی خاص درخواست کرنا۔ یہ کہا اور جان جاں آفرین کے سپرد کردی۔ ابو موسیٰؓ یہ پیغام لے کر رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ بیان کیا اور عرض کیا کہ ابو عامرؓ نے دعائے مغفرت کی درخواست کی تھی، تو رسول اللہؐ اپنے عاشق کی آخری خواہش سن کر بے قرار سے ہوگئے۔ فوراً پانی منگوا کر وضو کیا اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی۔ ''اے اللہ اپنے بندے ابو عامرؓ کو بخش دے۔'' مگر آپؐ نے اس فدائی کے لئے صرف بخشش کی دعا ہی نہیں مانگی ان کی بلندی درجات کی بھی دعا کی کہ اے اللہ! قیامت کے دن ابو عامرؓ کو اپنی بہت ساری مخلوق سے بلند مقام اور مرتبہ عطا کرنا۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں میں نے جو دعا کی یہ مقبول گھڑی دیکھی تو عرض کیا۔ حضورؐ! میرے حق میں بھی دعا کر دیں۔ آپؐ نے دعا کی ''اے اللہ! عبداللہ بن قیسؓ (ابو موسیٰ اشعری) کو بھی اس کے گناہ معاف کرنا اور قیامت کے دن ان کو معزز مقام میں داخل کرنا۔ (بخاری) 71

(39) بے لوث خدمت کے نتیجہ میں دعا کا ایک اور واقعہ حضرت ابوایوبؓ انصاری کا ہے۔ غزوۂ خیبر سے واپسی پر جب رسول اللہؐ نے یہودی سردار حیّی بن اخطب کی بیٹی صفیہؓ سے شادی کی حضرت ابوایوبؓ انصاری کے ذہن میں جذبۂ عشق رسولؐ اور حفاظت رسولؐ کے خیال سے کچھ اندیشے اور وسوسے پیدا ہوئے

اور آپؓ ساری رات حضورؐ کے خیمہ عروسی کے گرد پہرہ دیتے رہے۔صبح رسول اللہؐ نے دیکھ کر پوچھا تو دل کا حال عرض کیا کہ آپؐ کی حفاظت کے لئے از خود ساری رات پہرہ پر کھڑا رہا۔رسول اللہؐ نے اسی وقت دعا کی کہ اے اللہ! ابوایوبؓ کو ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھنا جس طرح رات بھر یہ میری حفاظت پر مستعد رہے ہیں۔ یہ دعا بھی قبول ہوئی۔حضرت ابوایوبؓ نے بہت لمبی عمر پائی اور قسطنطنیہ میں آپؓ کا مزار آج بھی محفوظ ہے اور زیارت گاہ خاص و عام ہے۔(حلبیہ) 72

(40) رسول کریمؐ نے اپنے صحابی سعدؓ کے لئے دعا کی تھی کہ اے اللہ! سعد کی دعائیں قبول کرنا۔ اس دعا نے حضرت سعدؓ کو مستجاب الدعوات بزرگ بنا دیا تھا۔حضرت عمرؓ کے زمانہ میں آپ کوفے کے گورنر تھے۔ایک شخص ابو سعدہ نے آپ پر بے انصافی اور خیانت کا الزام لگایا۔ حضرت سعدؓ کو پتہ چلا تو انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اس کو لمبی عمر اور دائمی غربت دے۔اس کی بینائی چھین لے اور اسے فتنوں کا نشانہ بنا دے۔اُسے حضرت سعدؓ کی یہ دعا ایسے لگی کہ آخری عمر میں اندھا اور فقیر ہو کر مارا مارا پھرتا تھا اور گلیوں میں بچے بھی اسے چھیڑتے تھے۔چنانچہ جب تک سعدؓ زندہ رہے ان کے دعائیہ نشان کی وجہ سے لوگ ان کی بد دعا سے ڈرتے تھے اور ان سے دعائے خیر کی تمنا رکھتے تھے۔(خصائص) 73

(41) حویرثؓ بیان کرتے ہیں ۹ھ میں وفد تجیب رسول کریمؐ کی خدمت

میں حاضر ہوا۔آپؐ انکی آمد پر بہت خوش ہوئے اور انعام و اکرام عطا کرنے کے بعد پوچھا کہ کیا وفد میں سے کوئی پیچھے تو نہیں رہ گیا۔ انہوں نے بتایا کہ ایک نوجوان ہمارے خیمہ گاہ پر حفاظت کی خاطر رہ گیا ہے۔آپؐ نے فرمایا اسے بھی میرے پاس بھجواؤ۔ وہ جواں سال لڑکا آکر کہنے لگا کہ میں اسی قافلہ کا فرد ہوں جو ابھی آپ سے انعام و اکرام لیکر رخصت ہوا۔جس طرح آپ نے انکی حاجات پوری فرمائی ہیں میری حاجت بھی پوری کریں۔آپ نے فرمایا حاجت بتاؤ؟ سعادت مند نوجوان نے عرض کیا بس یہی کہ آپ میرے حق میں بخشش اور رحمت کی دعا کریں کہ مولیٰ کریم میرے دل میں غنا پیدا کردے پھر حضورؐ نے اُسے باقی ساتھیوں جیسا انعام بھی عطا فرمایا۔ اگلے سال حج کے موقع پر اس قبیلہ کے لوگ رسول کریمؐ سے ملے تو آپؐ نے ان سے اس نوجوان کے بارے میں پوچھا کہ وہ کیسا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم نے اس جیسا کوئی اور نہیں دیکھا، نہ ہی اس سے بڑھ کر کوئی قناعت پسند ہے۔(الوفاء)74

قہری دعاؤں کے نشان

دعاؤں کی یہ عظیم الشان برکات پانے والوں کے بالمقابل کچھ ایسے بدبخت بھی تھے جو اپنی شقاوت ازلی کے نتیجہ میں رسول اللہؐ کی دعا سے اللہ تعالیٰ کی قہری تجلّی کے مورد بنے۔

(42) نبی کریمؐ نے ہمیشہ دشمن کی بھی خیر خواہی فرمائی۔ طائف میں آپ کو

لہولہان کرنیوالے ہوں یا اُحد کے میدان میں خون آلود کرنے والے۔آپ نے انکی ہدایت کی ہی دعا کی۔مگر کبھی ایسا بھی ہوا کہ جب جانی دشمن حد سے بڑھ گئے اور رسولؐ خدا کو عبادت الٰہی سے روکنے لگے تو آپؐ نے عذاب الٰہی کا نشان مانگا۔خدا تعالیٰ نے خوب آپؐ کی نصرت فرمائی۔

ایک دفعہ آپؐ بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل اور اس کے ساتھی بھی صحن کعبہ میں مجلس لگائے بیٹھے تھے۔ان سرداروں میں کسی بد بخت نے مشورہ دیا کہ فلاں محلّہ میں جو اونٹنی ذبح ہوئی ہے کوئی جا کر اس کی بچہ دانی اٹھا لائے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں جائیں تو ان کی پشت پر رکھ دے۔ان میں سے ایک بد بخت عقبہ بن ابی معیط اٹھا اور اونٹنی کی گند بھری بچہ دانی اٹھا لایا اور دیکھتا رہا۔جونہی نبی کریمؐ سجدہ میں گئے اس نے غلاظت بھرا وہ بوجھ آپؐ کی پشت پر دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہا کرتے تھے کہ یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی میں رسولؐ خدا کی کچھ مدد نہ کرسکتا تھا۔بس کفِ افسوس ملتا رہ گیا کہ اے کاش ان دشمنان رسولؐ کے مقابل پر مجھے اتنی توفیق ہوتی کہ آپؐ سے یہ بوجھ دور کرسکتا۔اُدھر ان مشرک سرداروں کا یہ عالم تھا کہ رسولؐ اللہ کو اذیت میں دیکھ کر استہزا کرتے ہوئے ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہوئے جارہے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ کی حالت میں پڑے تھے،بوجھ کی وجہ سے سر نہیں اٹھا سکتے تھے۔یہاں تک کہ آپؐ کی لختِ جگر حضرت

فاطمہؓ تشریف لائیں اور آپؐ کی پشت سے وہ غلاظت کا بوجھ ہٹایا۔ تب آپؐ نے سجدے سے سر اٹھایا۔ عبادت الٰہی سے روکنے اور استہزا کرنے والے ان جانی دشمنوں کے حق میں رسول اللہؐ نے یہ فریاد کی اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ۔ اے اللہ! ان قریش کو تو خود سنبھال۔ یہ دعا بھی قبول ہوئی اور خدائی گرفت ان دشمنان رسول پر بدر کے دن آئی اور رسول اللہؐ نے ان کا یہ عبرت ناک انجام بچشم خود دیکھا کہ میدان بدر میں ان کی لاشیں اس حال میں پڑی تھیں کہ تمازت آفتاب سے ان کے حلیے بگڑ چکے تھے۔ (بخاری) 75 یہ تھا دشمنان رسولؐ کا عبرتناک انجام جو رسولؐ اللہ کی دعا کے نتیجہ میں ظاہر ہوا۔

(43) کسریٰ شاہ ایران کو رسول اللہؐ نے تبلیغ کے لئے خط لکھا تو اس نے وہ پھاڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا۔ آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس کی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ (بخاری) 76

تاریخ شاہد ہے دنیا کی عظیم الشان سلطنت کے بارہ میں یہ دعا کس طرح حیرت انگیز طور پر قبول ہوئی کہ چند ہی سالوں میں سلطنت کسریٰ کے ایوان میں ایسا انتشار اور تزلزل برپا ہوا کہ شاہان کسریٰ اندرونی خلفشار کا شکار ہو کر ہلاک ہوئے اور یہ سلطنت رفتہ رفتہ نابود ہو کر رہ گئی۔

عتبہ بن ابی لہب جب اپنی فتنہ پردازیوں اور شرانگیزیوں سے باز نہ آیا تو آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ اس پر کوئی کتا مسلط کر دے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں وہ

تجارتی قافلہ کے ساتھ شام گیا۔ کہتا تھا کہ مجھے محمدؐ کی بددعا سے ڈرلگتا ہے۔ساتھیوں نے تسلی دی اور رات اسکا پہرہ دے کر حفاظت کرتے رہے۔مگر اچانک ایک بھیڑیا آیا اور اسے اُٹھا کر لے گیا اور اسے ہڑپ کر گیا۔(فتح)77

(44) ایک اور معاند حکم بن ابی العاص سر کی جنبش اور آنکھ کے اشاروں سے آنحضرت ﷺ کا تمسخر اُڑاتا تھا۔آپؐ نے ایک دفعہ فرمایا ''خدا کرے اسی طرح ہو جاؤ۔''اس پر ایسا رعشہ طاری ہوا کہ آخری سانس تک رہا اور وہ اس حال میں مرا کہ آنکھوں کو حرکت دیتے دیکھا گیا۔(الشفاء)78

(45) رسول خدا کی قبولیت دعا کا یہ جلالی نشان بھی قابل ذکر ہے۔بنونجار سے ایک عیسائی شخص مسلمان ہوا اور سورۃ البقرۃ اور آل عمران بھی یاد کر لی (لکھنا پڑھنا جانتا تھا) نبی کریم ﷺ کی وحی بھی لکھنے لگا مگر کچھ عرصہ بعد مرتدّ ہو کر پھر عیسائی ہو گیا اور یہود سے جا ملا۔وہ اس سے بہت خوش ہوئے۔وہاں جا کر یہ شخص دعوے کرنے لگا کہ محمد ﷺ کو تو کچھ نہیں آتا میں ہی لکھ کر دیا کرتا تھا۔اس پر یہود نے اسے اور عزت دی۔معلوم ہوتا تھا کہ یہ عیسائی کسی خاص سازش کیلئے بھیجا گیا تھا اور مقصد طائفہ یہود کی طرح یہ تھا کہ صبح مسلمان ہو کر شام کو انکار کر دو تا کہ مسلمان بھی بدظن ہو کر پھر جائیں۔چونکہ اب وہ شخص وحی الٰہی کو اپنی طرف منسوب کر رہا تھا اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حق و باطل کے لئے خدا تعالیٰ سے خاص نشان طلب کیا اور دعا کی کہ اے اللہ! اس شخص کو عبرت کا

نشان بنا۔ یہ دعا اس طرح قبول ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے جلد ہی اس شخص کو ہلاک کر دیا۔ چنانچہ اسے دفن کر دیا گیا مگر خدا تعالیٰ نے اسے عبرت ناک نشان بنانا تھا ۔صبح ہوئی تو دنیا نے یہ حیرت انگیز نظارہ دیکھا کہ زمین نے اسے قبر سے نکال باہر پھینک دیا ہے۔عیسائی کہنے لگے کہ یہ کام محمدؐ اوراس کے ساتھیوں کا ہے کہ اس شخص کے مرتد ہونے کی وجہ سے انہوں نے اس کی قبر کھود کر نعش نکال باہر پھینکی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اسے دوبارہ دفن کر دیا اوراس دفعہ قبر اتنی گہری کھودی جتنا وہ کھود سکتے تھے لیکن اگلی صبح پھر یہ عجیب ماجرا دیکھنے میں آیا کہ نعش زمین سے باہر پڑی تھی۔عیسائیوں نے پھر وہی الزام دہرایا کہ یہ مسلمانوں کا کام ہے۔اس دفعہ انہوں نے انتہائی گہرا گڑھا کھودا مگر زمین نے تیسری مرتبہ بھی اسے قبول نہ کیا۔ اب عیسائیوں کو عقل آئی کہ یہ انسان کے ہاتھوں کا کام نہیں ہوسکتا۔چنانچہ انہوں نے اس کی نعش کو دو چٹانوں کے درمیان رکھ کر اوپر پتھر پھینک دیئے۔(مسلم) 79

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمدؐ کی دعاؤں کی وسعت کا یہ عالم تھا جس سے کوئی زمانہ محروم نہیں رہا اور قیامت تک آنے والے متبعین امت کیلئے آپؐ نے دعائیں کر دی ہیں۔

آپؐ نے اپنے روحانی خلفاء کے حق میں دعا کی کہ اے اللہ! میرے ان خلفاء کے ساتھ خاص رحم اور فضل کا سلوک فرمانا جو میرے زمانے کے بعد آئیں گے اور میری احادیث اور سنت لوگوں تک پہنچائیں گے۔خود بھی اس پر

عمل کریں گے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دیں گے۔(سیوطی) 80

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہؓ کو مہمات پر بھجواتے ہوئے بھی ان کیلئے دعا کرتے تھے۔ اکثر مہمات علی الصبح روانہ فرماتے اور اس موقع پر خاص طور پر یہ دعا کرتے۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْ اُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِھِمْ (احمد) 81

اے اللہ! میری امت کے صبح کے سفروں میں خاص برکت عطا فرما۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کا اتنا خیال رکھا کہ اس کے حق میں یہ دعا کی اے اللہ! جو شخص بھی میری امت کا والی یا حاکم ہو اور اُن پر سختی یا زیادتی کرے تو تُو خود اس سے بدلہ لینا اور اُس سے ایسا ہی سلوک کرنا اور جو والی یا حاکم میری امت سے نرمی کا سلوک کرے تو تُو بھی اس کے ساتھ نرمی کا سلوک فرمانا۔(احمد) 82

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی امت کے ساتھ جو محبت تھی اس کا ایک اظہار آپؐ نے اپنی شبانہ روز دعاؤں سے بھی کیا۔ جب آپؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئے تو اس وقت کئی کمزور مسلمان ایسے تھے جو مکہ میں رہ گئے۔ وہ مختلف وجوہ سے ہجرت نہ کر سکتے تھے اور مکہ میں اذیتیں برداشت کر رہے تھے۔ آپؐ کے دل میں اپنے ان کمزور بھائیوں کیلئے جو درد تھا اس کا اندازہ آپؐ کی دعاؤں سے کیا جا سکتا ہے، ایک زمانہ تک آپؐ اپنے ان مظلوم مریدوں کے نام

لے لے کر عشاء کی نماز میں دعا کرتے۔

"اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ (ابوجہل کے بھائی) کو کفار مکہ سے نجات دے، اے اللہ! ولید بن ولید کو ان سے رہائی دے، اے اللہ سلمہ بن ہشام کو مشرکوں کے ظلم سے بچا، اے اللہ! سب کمزور مسلمانوں (مومنوں) کی نجات کے سامان فرما" پھر اللہ تعالیٰ نے ان سب کو دشمن سے نجات دی۔ (بخاری)[83]

الغرض اللہ تعالیٰ نے رسول کریمؐ کو قبولیت دُعا کے ہر قسم کے نشان عطا فرمائے اور اس کثرت سے آپؐ کی دعائیں بنی نوع انسان کے حق میں قبول ہوئیں کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ رسول کریمؐ کے پاکیزہ اسوہ پر عمل کے نتیجہ میں آج بھی ہر صاحب ایمان یہ برکات حاصل کر سکتا ہے۔

حواله جات

1 بخاری كتاب الجمعة باب الدعاء فی الصلاة من اخر الليل17

2 ترمذی كتاب الدعوات باب ماجاء فی عقد التسبيح باليد24

3 ابوداؤد باب الصلاة باب ماجاء فی الدعاء بين الاذان والاقامة47

4 ترمذی كتاب الدعوات باب فی العفو والعافية35

5 تحفة الذاكرين للشوكانی ص48 دارالكتاب العربی بيروت

6 ابوداؤد كتاب الصلاة باب الاجابة أية الساعة85

7 بخاری كتاب صلاة التراويح باب العمل فی العشرالأ واخر84

8 ترمذی كتاب الدعوات باب فی العفو والعافية32

9 ترمذی كتاب الدعوات باب منه35

10 بخاری كتاب الدعوات باب فضل زكر الله59

11 ابن ماجه كتاب الدعاء باب مايدعو به الرجل اذارأی السحاب89

12 بخاری كتاب التفسير سورة الفاتحه

13 مسلم كتاب الصلوٰة باب مايقال فی الركوع والسجود74

14 بخاری كتاب المظالم باب الاتقاء والحذرمن دعوة المظلوم

15 مسلم کتاب الذکر باب فضل الدعاء للمسلمین بظھر الغیب41

16 ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبیؐ29

17 ترمذی کتاب الدعوات باب ماذکر فی دعوة المسافر30

18 ترمذی کتاب صفة الجنة باب ماجاء فی صفة الجنة29

19 تحفه الذاکرین للشوکانی دارالکتاب العربی ص45مطبوعه بیروت

20 نسائی کتاب المناسک حج باب التھلیل علی الصفا28

21 ترمذی کتاب الدعوات باب فی الدعاء یوم عرفة39

22 بخاری کتاب الجمعة باب فضل الصلاة فی مسجد مکة والمدنیة

23 بخاری کتاب التفسیر سوره بنی اسرائیل باب ذریة من حملنا مع نوح41

24 ترمذی کتاب المناقب باب عمر بن الخطاب

25 بخاری کتاب التفسیر سورة الروم والدخان

26 الخصائص الکبریٰ جز ثانی صفحہ13مطبوعه بیروت

27 المعجم الکبیر لطبرانی جلد11 ص14 بیروت

28 بخاری کتاب بدء الخلق ذکر الملائکه

29 نور الیقین فی سیرة خاتم النبین ڈاکٹرخضری بک واقعه سفر طائف مطبوعه مصر

30 بخاری کتاب المغازی وترمذی ابواب المناقب باب مناقب ثقیف

31 دلائل النبوة للبیھقی جلد5ص31،مسند احمد جلد2ص23مطبوعه بیروت

32 الاصابه فی معرفة الصحابہؓ زیر لفظ ابوھریرہؓ جلد4ص24مطبوعه مصر

33 الخصائص الکبریٰ جزثانی ص67مطبوعه بیروت

34 بخاری کتاب المغازی باب غزوۂ بدر

35 بخاری کتاب المغازی باب غزوۂ بدر

36 مجمع الزوائدللهيثمى جلد6ص82مطبوعه بيروت

37 بخارى كتاب المغازى باب غزوة الخندق وهى الاحزاب385

38 سيرت الحلبيه جلد3ص35بيروت

39 بخارى كتاب المغازى باب غزوة خيبر388

40 السيرةالحلبيه جلد3ص74 بيروت

41 بخارى كتاب الجهاد باب حمل الزاد فى الغزو

42 الشفاء بتعريف حقوق المصطفىٰ للقاضى عياض جلد45

43 بخارى كتاب المناقب باب مقدم النبى واصحابه المدينه353

44 بخارى كتاب الجمعة باب الاستسقاء على المنبر99

45 بخارى كتاب الدعوات باب دعوة النبى لخادمه

46 الاسد الغابه لابن اثير جلد1 ص18 مطبوعه بيروت

47 بخارى كتاب المغازى باب غزوه احد و كتاب الاستقراض

48 مسلم كتاب الاشر به باب اكرام الضيف و فضل ايثاره

49 الخصائص الكبرىٰ للسيوطى جزثانى ص71

50 الخصائص الكبرىٰ للسيوطى جز ثانى ص10 بحواله بيهقى دارالكتاب العربى

51 الخصائص الكبرىٰ للسيوطى جز ثانى ص19 بيروت بحواله بيهقى وابوتغيم

52 بخارى كتاب الجهاد باب دعاء النبیؐ الناس الى الاسلام24

53 ابن ماجه كتاب المقدمة باب فضل على بن ابى طالب11

54 مسند احمد بن حنبل جلد4ص10 مطبوعه بيروت

55 مسند احمد بن حنبل جلد1 ص24بيروت

56 بخارى كتاب المناقب باب خاتم النبوة

57 الاکمال فی اسماء الرجال للخطیب زیر لفظ سائب

58 بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خیبر

59 ترمذی کتاب المناقب باب فی آیات اثبات نبوۃ النبیؐ 3632

60 مستدرک حاکم کتاب الدعاء جلد1 ص542 مطبوعہ مصر

61 الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ للقاضی عیاض جلد1 ص458 بیروت

62 بخاری کتاب المغازی باب غزوہ بدر

63 بخاری کتاب الجہاد باب فضل من یصرع فی سبیل اللہ

64 بخاری کتاب الوصایا باب ان یترک ورثتہ اغنیاء خیر 2737

65 الاصابہ فی تمییز الصحابہ زیر لفظ سعد

66 بخاری کتاب الوضوء باب وضع الماء عندالخلاء 140

67 بخاری کتاب المغازی باب غزوہ ذی الخلصہ

68 مسند احمدبن حنبل جلد5 ص447 و الخصائص الکبریٰ جزثانی ص167 بیروت

69 ترمذی کتاب المناقب باب مناقب ابی ہریرۃ 3836

70 الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ للقاضی عیاض جلد1 ص457 بحوالہ بیہقی

71 بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ أوطاس 399

72 السیرۃ الحلبیہ جلد3 ص44 مطبوعہ بیروت

73 الخصائص الکبریٰ للسیوطی جز ثانی ص165 بیروت

74 الوفاء باحوال المصطفی ص764 ازابن الجوزی بیروت

75 بخاری کتاب الجہاد باب الدعاء علی المشرکین بالہزیمۃ 27

76 بخاری کتاب المغازی باب کتاب النبیؐ الی کسری

77 فتح الباری جلد4 ص39 الکتب الاسلامیہ لاہور

78 الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ للقاضی عیاض جلد1 ص46 بحواله بیهقی

79 مسلم کتاب المنافقین باب 4861

80 جامع الصغیر للسیوطی جز1 ص60 بیروت

81 مسند احمدبن حنبل جلد3 ص46 بیروت

82 مسند احمد بن حنبل جلد6 ص93 بیروت

83 بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء علی المشرکین